احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 7 نومبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 7 نومبر 2003ء 11 رمضان 1424 ہجری- 7 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 255

آقا پیدل۔غلام سوار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا۔ آنحضرت ﷺ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپؐ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ اور ابولبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے۔ جب رسول کریم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یارسول اللہؐ آپ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپؐ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 411 المکتب الاسلامی للطباعة النشر بیروت)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

دنیا کے ہر طبقہ میں مجلسوں میں خاص مراتب ملحوظ رکھے جاتے ہیں اور کوئی شخص انہیں توڑ نہیں سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی مجلس میں قطعاً کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ مل کر اس طرح ملے جلے بیٹھتے تھے کہ جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس بے تکلفانہ انداز کا یہ نتیجہ ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود بظاہر ادنیٰ جگہ پر بیٹھ جاتے تھے اور دوسرے لوگوں کو اچھی جگہ مل جاتی تھی مثلاً بیسیوں مرتبہ ایسا ہو جاتا تھا کہ چارپائی کے سرہانے کی طرف کوئی دوسرا شخص بیٹھا ہے اور پائنتی کی طرف حضرت مسیح موعود ہیں۔ یا ننگی چارپائی پر آپ ہیں اور بستر والی چارپائی پر آپ کا کوئی مرید بیٹھا ہے یا اونچی جگہ میں کوئی مرید ہے اور نیچی جگہ میں آپ ہیں۔ مجلس کی اس صورت کی وجہ سے بسا اوقات ایک نووارد کو دھوکا لگ جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کون ہیں اور کہاں ہیں۔ مگر یہ ایک کمال ہے جو غالباً صرف انبیاء کی جماعتوں میں ہی پایا جاتا ہے کہ اس بے تکلفی کے نتیجہ میں کسی قسم کی بے ادبی نہیں پیدا ہوتی تھی بلکہ ہر شخص کا دل محبت اور ادب واحترام کے انتہائی جذبات سے معمور رہتا تھا۔

خادموں تک سے پوری بے تکلفی کا برتاؤ تھا۔ مثلاً ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اوائل زمانہ میں کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود سفر کے خیال سے گھر سے نکلے اور ایک خادم اور ایک گھوڑا ساتھ تھا۔ آپ نے اصرار کے ساتھ خادم کو گھوڑے پر سوار کرا دیا اور خود پیدل چلتے رہے یا خادم کے ساتھ باری مقرر کر لی کہ چند میل تک تم سوار ہو اور پھر چند میل تک میں سوار ہوں گا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ سفر میں بالعموم خادم کو اچھا کھانا دیتے تھے اور خود معمولی کھانے پر اکتفا کرتے تھے۔ ایک شخص نے جسے شروع کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ خادم اور مصاحب کے طور پر سفر کرنے کا اتفاق ہوا تھا مجھ سے ذکر کیا کہ عموماً حضرت مسیح موعود مجھے ایک وقت کے کھانے کے لئے چار آنے کے پیسے دیتے تھے اور خود ایک آنہ کے کھانے پر گذارہ کرتے تھے۔ یہ غالباً اس لئے تھا کہ آپ یہ خیال فرماتے ہوں گے کہ یہ شخص اس قدر سادہ غذا پر گذارہ نہیں کر سکتا جس پر کہ خود آپ کر سکتے ہیں۔

گھر کے کام کاج میں بھی حضرت مسیح موعود کی طبیعت نہایت درجہ سادہ اور تکلفات سے آزاد تھی۔ ضرورت کے موقعہ پر نہایت معمولی معمولی کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے اور کسی کام میں عار نہیں محسوس کرتے تھے مثلاً چارپائی یا بکس وغیرہ اٹھا کر ادھر ادھر رکھ دینا یا بستر بچھانا یا لپیٹنا یا کسی مہمان کے لئے کھانے یا ناشتہ کے برتن لگا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار کو یاد ہے کہ وبائی امراض کے ایام میں بسا اوقات حضرت مسیح موعود بھنگن کے سر پر کھڑے ہو کر نالیوں کی صفائی کرواتے تھے اور بعض اوقات نالیوں میں خود اپنے ہاتھ سے پانی بہا کر فینائل وغیرہ ڈالتے تھے۔ غرض حضرت مسیح موعود کی زندگی ہر جہت سے بالکل سادہ اور تکلفات کی آلائش سے بالکل پاک تھی۔

(سلسلہ احمدیہ ص 210)

نادار اور غریب طلباء کی امداد اور رمضان میں نیکی کا نادر موقع

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی کا موقع بھی ضائع نہیں ہونے دیتی۔ جہاں یہ ایک عظیم نیکی ہے۔ وہاں قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کا فرمان بھی ہے۔ کہ ہر مرد وعورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ اور اس جماعت میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر سکتے۔ ایسے نادار مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک شعبہ (امداد طلبہ) قائم ہے۔ یہ شعبہ خالصتہً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعے کام کرتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان کے ان بابرکت ایام میں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نادار اور غریب طلبہ کی تعلیم کیلئے اس فنڈ میں رقوم بھجوائیں تاکہ کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت دے۔ آمین یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء (نظارت تعلیم) یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

امریکہ سے ماہر ڈاکٹروں کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں اس سلسلہ کی پہلی کڑی کے طور پر مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد چوہدری صاحب آرتھوپیڈک سرجن مورخہ 11 نومبر 2003ء بروز منگل سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و آپریشن کرینگے۔ ان کا قیام ربوہ میں دو تین ہفتوں کیلئے ہوگا۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ سرجیکل آؤٹ ڈور میں دکھا کر اپنا نام رجسٹر کروالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حقیقی عید خدا کی رضا میں ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں، مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں۔ جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحٰی میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، ان کی حقیقت اس امت مرحومہ نے دکھلائی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 327)

مناجات

بہت جا سر کو پٹکا درد غم سے
بہت جا خاک چھانی غم الم سے
بہت جا داغ سینہ کے دکھائے
بہت جا اشک رو رو کے بہائے
مگر تجھ بن نہ پایا کوئی ایسا
جو مطلب میرا بر لائے خدایا
سو اب محروم ہو کر سب جگہ سے
گراہوں سرنگوں میں در پہ تیرے
ترے بن کون پکڑے ہاتھ میرا
تیرے بن کون دیوے ساتھ میرا
مگر مشکل ہے مطلب میرے دل کا
کہ روشن تجھ پہ ہے سب حال میرا
فقط اک عشق تیرا چاہتا ہوں
تجھے تجھ سے خدایا چاہتا ہوں

حضرت منشی احمد جان لدھیانوی

مشکلات قرآن کے حل کا ایک گر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تقریر جلسہ سالانہ 1912ء کا ایک اقتباس:-

''ایک وقت میں نے حضرت مرزا صاحب سے دریافت کیا تھا کہ مقابلہ کے وقت قرآن کے بعض مشکلات ہوتے ہیں ان کا کیا کیا جائے؟ کہنے لگے تم نے کیا سوچا میں نے کہا یا تو ان کا ذکر ہی چھوڑ دیا جائے یا الزامی جواب دے کر ٹال دیا جائے۔ ہنس کر کہنے لگے کہ جو بات خود نہیں مانتے دوسروں کو کیوں منواتے ہو۔ پھر فرمایا ہم تم کو ایک گر بتائیں جو سوالات تم کو نہیں آتے ان کو خوشخط لکھ کر جہاں تمہارا زیادہ گزر ہے وہاں لٹکا دو تا کہ بار بار ان پر نظر پڑے۔ خدائے تعالیٰ خود ہی سمجھا دے گا میں نے اس کا مطلب صوفیانہ رنگ میں لے لیا کہ دل میں لٹکاتے ہیں یعنی ان سوالات کا ہر وقت تصور رکھیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے سب سوالات سمجھا دیئے۔ جو میری تصانیف میں موجود ہیں۔''

(اخبار بدر 13 مارچ 1913ء ص 12)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

قدم قدم پہ اجالوں کی بارشیں ہوں گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی عظیم شفیق شخصیت

آپ احباب جماعت سے بے انتہا محبت و شفقت رکھتے تھے جس کی مثال ملنا مشکل ہے

راجا نصر اللہ خان صاحب

قدرت ثانیہ کے مظہر چہارم خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ساری جماعت اور خاص طور پر مظلومان پاکستان کے لئے اپنے دل میں کس قدر محبت رکھتے تھے اور احباب جماعت بھی کس طرح حضور کو والہانہ پیار کرتے تھے اس کی ایک رقت آمیز کیفیت اس وقت نمایاں ہو کر سامنے آئی جب اپریل 1984ء میں نامساعد اور مخالفانہ حالات کے باعث حضرت امام وطن عزیز سے ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے اور وہیں مقیم ہو گئے حضور کی جدائی عشاق پر بے حد شاق گزرتی تھی اور حضور بھی اہل پاکستان کے لئے بہت بے چین اور فکر مند رہتے تھے۔

خاکسار بیرون ملک طویل قیام کے بعد جب 1985ء میں مستقل طور پر پاکستان آیا اور ربوہ میں مقیم ہوا تو یہاں کی فضاء کو بے حد سوگوار پایا۔ پیارے امام کے فراق میں ہر طرف اداسی محسوس ہوتی تھی۔ حضور کے پیار بھرے تذکرے ہر سو عام تھے لیکن غم سے بھرے ہوئے اور بے کلی اور بے چینی میں ڈوبے ہوئے۔

اک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اداس
اہل چمن فسردہ ہیں گلشن اداس ہے

لیکن یہ اداسیاں اور یہ غم ہی ہمارا اصل سرمایہ تھا کیونکہ اس طرح ہزاروں میلوں کا فاصلہ حائل ہونے کے باوجود درد و غم کا یہ بحر بیکراں حضرت امام اور جماعت احمدیہ پاکستان کے درمیان ایک نہ ٹوٹنے والا رابطہ تھا۔ اسی لئے حضور نے اہل پاکستان اور اہل ربوہ کو یہ درد بھری نصیحت فرمائی تھی کہ اس غم کو کبھی مرنے نہیں دینا تا کہ یہ کسک اور یہ تڑپ ہمیں ہمہ وقت در مولیٰ پہ لے چلے اور ہم دل و جان سے حضور کی محبت کو اپنے سوگوار دلوں میں تر و تازہ رکھیں اور حضور کے ایک ایک سخن اور حکم پر گوش بر آواز رہیں۔

مکرم مصلح الدین صاحب راجیکی کا یہ شعر کس قدر جذب اور درد سموئے ہوئے ہے۔

منحصر ہے اک نظر پہ جان و دل کا فیصلہ
کون کرتا ہے محبت عہد و پیماں دیکھ کر

نامہ و پیام کا جانفزا سلسلہ

ان حالات میں حضور کے خدام اور عشاق کیلئے اپنے پیارے امام سے رابطہ کرنے اور حضور کے مشوروں اور دعاؤں سے حصہ پانے کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ وہ حضور کی خدمت میں باقاعدہ خطوط لکھیں اور اپنے مسائل وغیرہ کے حل کے لئے حضور سے دعا اور رہنمائی حاصل کریں۔ چنانچہ نامہ و پیام کا یہ سلسلہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ حضور ہر خط کا مضمون پڑھ کر خط لکھنے والوں کو جواب عنایت فرماتے۔ ان کی ضروریات اور مسائل کا حل تجویز فرماتے۔ حتیٰ کہ حضور بڑی محنت سے بیماروں کے لئے ہومیوپیتھی نسخہ جات بھی تجویز فرماتے رہے اس طرح حضور کے خطوط سے خاص طور پر پاکستان کے غمزدہ اور ستم رسیدہ احباب بہت تسلی پاتے۔ ایسے خطوط میں حضور کی عظیم اور شفیق شخصیت کے ساتھ ساتھ حضرت امام کے ایک عظیم رہبر اور ایک قابل و پرکشش معلم ہونے کا پرتو بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ خاکسار زیر نظر مضمون میں حضور کے ان اوصاف حسنہ دجاذبہ کا کچھ ذکر کرنے کی کوشش کرے گا۔

خاکسار نے 1985ء میں وطن واپس آنے کے چند ماہ بعد مکرم ناظر صاحب تعلیم سے ملاقات کی اور اپنے آپ کو اعزازی طور پر جماعتی خدمت کے لئے پیش کیا۔ خاکسار کو جامعہ احمدیہ میں انگریزی کا استاد مقرر کیا گیا۔ خاکسار نے یہ سعادت حاصل ہونے پر بغرض دعا و رہنمائی حضرت امام کی خدمت میں خط عرض کیا تو جواب میں حضور نے دعاؤں سے نوازتے ہوئے تحریر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص اور جذبۂ خدمت کو قبول فرمائے (آمین) جامعہ احمدیہ میں خدمت شروع کرنا بہت اچھا کام ہے۔ ان بچوں کو سنبھالیں۔ اس کے علاوہ کوئی مرکز ٹیوشن چلا سکتے ہوں تو چلالیں کوئی اعتراض نہیں'' (از مکتوب تحریر فرمودہ 28 جنوری 1986ء) حضور کے اس ارشاد سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حضور اپنے خدام کی ظاہری بہتری کا بھی کس قدر خیال فرماتے تھے۔ خاکسار کو ٹیوشن سنٹر چلانے کی تلقین اور اجازت بھی عنایت فرمادی۔

اصحاب رقیم بن جانے کی تلقین

جنرل ضیاء الحق کے دور میں سے احمدیوں پر تو بے پناہ اور بے جا پابندیاں عائد کر دی گئی تھیں اور آزادی تقریر و تحریر پر گویا پہرے بٹھا دیئے گئے تھے۔ اس مشکل وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ اصحاب کہف کی طرح اصحاب رقیم بن جائیں اور اپنی تحریروں کے ذریعہ اپنے تجربات محسوسات اور اہم واقعات کو محفوظ کر لیں تا کہ سچی تاریخ مٹائی نہ جاسکے۔ خاکسار کو لکھنے لکھانے کا شوق پہلے سے بھی تھا۔ جناب ثاقب زیروی کا رسالہ 'لاہور' ہمیشہ سے اپنی صاف گوئی و بیباکی کی وجہ سے ایک خاص شہرت رکھتا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے پہلے سے بڑھ کر 'لاہور' میں مضامین لکھنے شروع کر دیئے اور ثاقب صاحب جیسا دبنگ انسان انہیں شائع کرتا رہا۔ ساتھ ہی خاکسار دعا اور تقویت حاصل کرنے کے لئے حضور کی خدمت میں خط بھی عرض کر دیتا۔ حضور خاکسار کی حوصلہ افزائی فرماتے اور دین کی خدمت کا شوق بھی دلا دیتے۔

افراط و تفریط سے اجتناب

دین حق کی تعلیم کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس کے متعلق زیادتی پر آمادہ نہ کرے ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کئی بار عرب علماء کی اس بات کو پسندیدگی سے دیکھا اور بیان کیا ہے کہ وہ لوگ فرقہ واریت کا زہر پھیلانے اور بے جا تشدد و تعصب کی فضا پیدا کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

ضیاء الحق کے دور میں جماعت احمدیہ کے خلاف یہاں تک بے انصافی کی کھلی چھٹی تھی کہ ایک عرصہ تک جماعت کے صحافتی آرگن روزنامہ ''الفضل'' کی اشاعت پر بھی پابندی لگا دی گئی اور مخالفین کو یکطرفہ پروپیگنڈا کی پوری آزادی مل گئی۔ یہاں تک کہ جماعت احمدیہ کے مشاہیر کی عظیم الشان اور مسلسل ملکی اور ملی خدمات اور جماعت کی گہری حب الوطنی کو بھی منفی انداز میں پیش کیا جانے لگا۔ حضور انور نے اس موضوع پر کئی خطبات ارشاد فرمائے۔

خاکسار نے بھی اپنی بساط کے مطابق مشاہیر جماعت کی خدمات پر ایک طویل مضمون بعنوان ''پسینہ پونچھیئے اپنی جبیں سے'' لکھا جس میں جماعت کے خلاف جھوٹے اور یکطرفہ پروپیگنڈا کا پول کھولا۔ 'لاہور' میں یہ مضمون کوئی دس اقساط میں شائع ہوا۔ بعد میں مکرم ناظر صاحب اشاعت کی پسندیدگی اور اجازت سے یہ طویل مضمون ''تعمیر و ترقی پاکستان اور جماعت احمدیہ'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ خاکسار نے اس کی ایک کاپی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ارسال کی۔ الحمد للہ حضور نے اس کتاب کی بہت پذیرائی فرمائی۔

محولہ کتب کے متعلق اہم ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اہل قلم کو سند کے طور پر دوسری کتب اور رسائل سے حوالے درج کرنے کے بھی بہترین گر سکھائے۔ آج کل بعض حد درجہ اہم اور مفید پرانی کتب میں درج شدہ حوالے پیش کرنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے۔ کیونکہ ان کتب میں دیئے گئے ماخذ اور محولہ کتب کے نئے نئے ایڈیشن شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں بعض دفعہ کتاب کی تقطیع اور صفحہ نمبر بھی بدل جاتے ہیں نیز نئے پبلشرز آ جاتے ہیں۔ اس لئے عموماً کتب کے نئے ایڈیشن سے پرانے ایڈیشن کے حوالے فوری طور پر Locate نہیں ہو پاتے۔ اور یہ امر قاری کے لئے مشکل بلکہ اعتراض کا بھی باعث بن سکتا ہے۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں جماعت کی خوب رہنمائی فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا کہ کسی کتاب یا رسالے کا حوالہ درج کرتے ہوئے پوری وضاحت سے کام لینا چاہئے۔ یعنی کتاب کا نام، مصنف کا نام، کس سن اور مکتبہ میں شائع ہوئی اور کتاب کا صفحہ وغیرہ مکمل طور پر تحریر کئے جائیں۔ خاکسار نے حضور کے ان

ارشادات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے ایک تو خاکسار کے دل میں جماعت کی قلمی خدمت کے سلسلہ میں نئے نئے حوالہ جات اور اقتباسات تلاش کرنے اور جمع کرنے کا شوق بڑھا اور دوسرے کئی 'جوابی مضامین' لکھنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں حضرت امام کی طرف سے بہت دعا، پذیرائی اور رہنمائی حاصل ہوئی۔ الحمدللہ۔

مثال کے طور پر 1990ء میں خاکسار نے ایک مخالف عالم اور مصنف کی تصنیف (جس کا اس زمانہ میں بڑا چرچا تھا) کا جواب لکھا اور اس جوابی مضمون کو مستند اور مدلل بنانے کے لئے قدماء کے علاوہ معاصرین کے بھی بہت سے حوالہ جات درج کئے اور یہ مسودہ بوساطت ناظر صاحب اشاعت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت کی میں بھجوادیا۔ حضور نے ازراہ ذرہ نوازی متذکرہ مضمون پر مفصل اظہار خیال فرمایا اور پسند فرمایا۔

مذہب کے نام پر خون کے خلاف انتباہ

مخالفین اور متشددین کی طرف سے جماعت احمدیہ پاکستان کے خلاف ایذا رسانیوں اور شرانگیزیوں کا سلسلہ طول پکڑ گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان عناصر کو خبردار کیا کہ اگر انہوں نے جماعت کے خلاف ظلم اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا تو پھر ایک دن وہ ایک دوسرے کو بھی گردن زدنی قرار دے کر آپس میں قتل و غارت پر اتر آئیں گے کیونکہ ان کا حوصلہ اور جذبۂ بربریت کھلتا جائے گا اور اس کا سلسلہ خود ان تک پھیل جائے گا اور پھر زمانے نے دیکھا کہ حضور کے انتباہ سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے سالہا سال تک یہ مخالفین اور شرپسند ایک دوسرے کا گلا کاٹتے رہے۔ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں میں گھس گھس کر بے گناہ نمازیوں کو قتل کرتے رہے یہاں تک کہ امن پسند شہریوں کا مساجد میں جا کر عبادت کرنا دوبھر ہو گیا اور مختلف فرقوں کی مساجد کے باہر پولیس اور رضا کاروں کے پہرے لگ گئے۔ پھر بھی خون آشام اور کربناک واقعات رکنے میں نہ آتے تھے۔

خاکسار نے اخبارات سے اس طرح کی لرزہ خیز اور افسوسناک خبروں کے تراشے جمع کر کے ایک عبرتناک اور دردناک مضمون تیار کیا تا کہ پڑھنے والوں کو نام نہاد ''مصلحین'' اور فرقہ پرست خدائی فوجداروں اور فسادیوں کی اصل تصویر نظر آ جائے۔ یہ مضمون جب حضرت امام کی خدمت میں پہنچا تو حضور نے تحریر فرمایا:

''آپ نے بہت اچھا مضمون لکھا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور اس مضمون کا قارئین پر نیک اثر ہو۔ اشاعت کے لئے الفضل کو دے دیا ہے''۔ (از مکتوب گرامی رقم فرمودہ مورخہ 30/اپریل 1998ء)

اور پھر الفضل انٹرنیشنل لندن میں متذکرہ مضمون بعنوان ''خدا رائے چیرہ دستاں'' کئی اقساط میں شائع ہوا۔

تشنگی و محرومی کا کچھ مداوا

خاکسار لمبے عرصہ کے بعد اس وقت پاکستان آیا جب حضرت امام کو وطن سے ہجرت کئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ اس لئے خاکسار تو حضور کی ملاقات سے محروم رہا لیکن میرے دونوں چھوٹے بھائی جنہیں گورنمنٹ کی طرف سے اعلیٰ کورسز کے لئے یورپ جانے کا موقع ملا تھا اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ جو امریکہ میں مقیم ہیں یہ تینوں بہن بھائی مختلف اوقات میں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ جب حضور نے ان سے خاندان کی تفصیل دریافت فرمائی تو اس عاجز کا نام بھی حضور کی خدمت میں عرض کیا جاتا رہا اور حضور ہمیشہ فرماتے اچھا وہ راجا نصر اللہ خان جن کے مضامین ''لاہور'' میں شائع ہوتے ہیں۔ یعنی حضور اس عاجز کو ''لاہور'' رسالہ میں شائع ہونے والے مضامین کے حوالے سے غائبانہ طور پر جانتے تھے۔ طویل تشنگی اور محرومی کا حل خاکسار نے یہ نکالا کہ 1996ء میں لندن کیلئے رخت سفر باندھا۔ لندن کے لئے ویزہ بھی حضور سے محبت کے نتیجہ میں خاکسار کو حاصل ہوا۔ وہ یوں کہ برٹش ایمبیسی اسلام آباد میں انٹرویو کے لئے خاتون آفیسر نے خاکسار سے فقط یہ سوال کیا کہ آپ لندن کیوں جانا چاہتے ہیں میں نے صاف صاف دل کی بات کہہ دی کہ میں اب تک اپنے پیارے امام کی زیارت اور ملاقات سے محروم ہوں اور دوسرے یہ کہ جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان فرمایا کہ یہ ایک دو جملے سن کر ویزا آفیسر نے ویزا فارم O.K کر دیا اور اسی روز بعد دوپہر آ کر پاسپورٹ وصول کرنے کا مژدہ سنایا۔ گویا ع

ہم نے منہ مانگی مرادیں پائیں

یہاں خاکسار کو جذب و محبت سے متعلق حضرت مسیح موعود کے شیریں فارسی کلام کے دو خوبصورت شعر یاد آ رہے ہیں جن پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کر دی

ان دلآویز اشعار کا ترجمہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ان دلکش الفاظ میں کیا ہے!

اے محبت تو نے عاشقوں کی ایک عجیب حالت ظاہر کی۔ ان کے لئے تو نے یار کی راہ میں زخم اور مرہم برابر کر دیئے۔ ایک تجلی سے تو ذرہ کو سورج کی طرح بنا دیتی ہے اور بہت دفعہ تو نے ہماری طرح کی خاک کو چمکتا ہوا چاند بنا دیا۔

بالمشافہ ملاقات

خاکسار لندن میں اپنے عزیز راجہ مسعود احمد صاحب کے ہاں فروکش ہوا۔ اسی روز عزیزم مسعود احمد خاکسار کو اپنی گاڑی میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لے گئے اور ملاقات کے لئے نام درج ہو گیا۔ عزیزم راجہ مسعود احمد نے واپسی پر خاکسار کو تاکید کی کہ جب میں حضور کی خدمت میں حاضری دوں تو حضور کے ساتھ فوٹو اتروانے کی درخواست کرنی نہ بھولوں۔ میں نے عزیزم موصوف کا شکریہ ادا کیا اور اگلے روز وہی مجھے بیت الفضل لے گئے۔ ملاقات کی باری آنے پر دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ حضور کے کمرہ میں داخل ہوا تو اس سراپا شفیق اور کریم ہستی نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے پرنور چہرے اور اجلی مسکراہٹ کے ساتھ ''اچھا تو آپ ہیں راجا نصر اللہ خان'' کہتے ہوئے خاکسار کو گلے لگا لیا۔ فرط جذبات سے خاکسار کی آواز بھرا گئی۔ سامنے کی کرسی پر بیٹھ جانے کا ارشاد ہوا۔ حضور انور نے خاکسار کو مخاطب فرماتے ہوئے 'لاہور' کا بھی ذکر کیا کہ ''بہت عرصہ سے آپ کے مضامین ''لاہور'' میں شائع ہو رہے ہیں..........''

خاکسار کا یہ معمول رہا ہے کہ جب بھی میری کوئی نئی کتاب تیار ہوتی تو اس کی پہلی کاپی بغرض دعا و ملاحظہ حضور کی خدمت میں بھجواتا تھا۔ غالباً 1992ء میں Spoken English کی کتاب تیار ہونے پر اس کی سب سے پہلی کاپی میں نے حضور کی خدمت میں ارسال کی تھی اور اب 1996ء میں یہ عاجز جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے ازراہ التفات کتاب کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''آپ نے Spoken English پر بہت عمدہ کام کیا ہے'' اور وقفے وقفے سے دو تین مرتبہ یہی الفاظ ارشاد فرمائے خاکسار حضور انور کی خداداد یادداشت اور وسعت پذیری پر دنگ رہ گیا اور حضور کی شفقت بھری باتوں میں ایسا کھو گیا کہ جو باتیں خود سوچ کر گیا تھا ان میں سے کچھ بھی کہنا یاد نہ رہا حتیٰ کہ حضور نے ملاقات کرانے کی ڈیوٹی انجام دینے والے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ ''راجا صاحب کے ساتھ فوٹو اتاریں اور انہیں MTA کے پروگرام میں شامل کریں'' اس پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا ''حضور فوٹو کی تو میں نے خود درخواست کرنی تھی''

بعد میں اس وارفتگی کی کیفیت سے متعلق مجھے یہ شعر بہت یاد آیا:

میں اکثر سوچتا ہوں یہ کہوں گا اور یوں ان سے
مگر جب پاس ہوتے ہیں دلائل بھول جاتا ہوں

یہ دلنشین شعر استاذی المکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب کا ہے جو ہمارے کالج میگزین ''المنار'' میں شائع ہوا تھا۔

حضور انور کے ساتھ یادگار فوٹو ایک متاع عزیز ہے جسے خاکسار نے دل و جان سے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ اگلے روز حضور کے ساتھ ''ملاقات'' پروگرام میں خاکسار کو شامل ہونے اور دو سوال دریافت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جلسہ کی الوداعی ملاقات

خاکسار لندن سے واپسی کے سفر سے ایک روز پہلے الوداعی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اس موقع پر حضور نے پانچ چھ افراد سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ حضور انور بکمال لطف و شفقت پہلے کی طرح کرسی سے اٹھ کر خاکسار سے بغل گیر ہوئے۔ ہر ایک دوست سے دو دو تین تین جملے ارشاد فرمائے۔ دعاؤں سے نوازا اور الوداع کہا۔ خاکسار اس شفیق ہستی سے رخصت ہوا۔ الوداعی ملاقات کے بعد خاکسار اپنے عزیز راجہ مسعود احمد صاحب کے انتظار میں تھوڑی دیر کے لئے محمود ہال کے قریب رکا تو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نمودار ہوئے۔ اور فرمایا میں آپ کو تلاش کر رہا تھا۔ حضور انور نے آپ کے لئے دو تحفے عنایت فرمائے ہیں۔ دفتر آ کر وصول کر لیں، دفتر پہنچا تو انہوں نے حضور کے عطا کردہ تحفے۔ ایک خوبصورت اور قیمتی قلم (Pen) اور Nestle کی کافی کے دو چار خاکسار کے حوالے کئے۔ یہ عاجز اپنے آقا کے اس قدر لطف احسان کا خیال کر کے دل پر درد کے ساتھ حضور کے لئے دعائیں بھی کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ کا بے پناہ شکر بھی بجالاتا رہا۔

اگست 2001ء کی ایک یادگار ملاقات

خاکسار نے اگست 2001ء میں پھر مغرب کی جانب رخت سفر باندھا اس سال جلسہ سالانہ یو کے کی بجائے جرمنی میں ہوا تھا۔ خاکسار کی خوش نصیبی کہ اس اعلان سے کچھ دن پہلے یو کے کا ویزا حاصل کر لیا تھا اب یہ پروگرام بنا کہ جلسہ جرمنی سے کوئی تین ہفتے قبل لندن جا کر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جائے۔ اس بار خاکسار کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں اور جرمنی سے چھوٹا بیٹا اور اس کی اہلیہ بھی ہم سے لندن میں آ ملے۔ ملاقات کی اجازت ملنے پر ہم چاروں حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیارے آقا کی صحت کچھ کمزور لگی۔ معانقہ کی بجائے حضور نے کرسی پر بیٹھے ہوئے خاکسار اور میرے بیٹے سے مصافحہ کیا۔ غم بھرے دل کے ساتھ 1996 کی ملاقات کا سارا منظر خاکسار کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ جب کہ حضور پوری طرح صحت مند اور ہشاش بشاش تھے اور از راہ لطف و کرم اٹھ کر اس عاجز سے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ بغل گیر ہوئے تھے۔ اب ہمیں بیٹھنے کا ارشاد ہوا اور فرمایا اپنے اہل خانہ کا تعارف کرائیں خاکسار نے تعمیل ارشاد کی۔ حضور نے ازراہ شفقت و دلداری سب کا حال احوال دریافت فرمایا اور پھر خاکسار سے مخاطب ہوتے ہوئے کچھ اس طرح کے الفاظ ارشاد فرمائے پچھلے دنوں ''لاہور'' میں آپ کے قلم سے انگریز مصنف کی کتاب کا ترجمہ شائع ہوا تھا، خاکسار یہ بات سن کر بہت حیران ہوا کیونکہ مشہور انگریزی مصنف چارلس ڈکنز (Charls Dickens) کی کتاب "A Tale of two cities" کی جو تلخیص و ترجمہ میں نے ہفت روزہ لاہور کے لئے تیار کیا

باقی صفحہ 6 پر

وسط ایشیا کے بعض مسلمان ممالک

ازبکستان

جغرافیائی حیثیت

وسطی ایشیا کے مسلم ممالک میں ازبکستان اہم ترین ملک ہے۔ تقریباً سو برس روس کے اثر میں رہنے کے بعد ازبکستان نے نومبر 1991ء میں اپنی خودمختاری کا اعلان کیا اور اب تک آزاد ملک ہے۔ اسلامی تہذیب اور کلچر کے بہت سے اہم مراکز اور تاریخی مقامات ازبکستان میں ہیں۔ ہندوستان کا پہلا مغل بادشاہ "بابر" ازبکستان کا ہی رہنے والا تھا۔ بخارا، سمرقند، تاشقند، فرغانہ، خیوہ، (خوارزم)، زرفشان اندیزان اور نقوش جیسے مشہور مقامات اسی ملک میں ہیں۔

ازبکستان کا کل رقبہ 447000 مربع کلومیٹر ہے اور کل آبادی تقریباً ڈیڑھ کروڑ ہے۔ دریائے سر اور آمو کے درمیان پھیلے ہوئے قزل کم ریگستان میں سال میں دس سینٹی میٹر (چار انچ) سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔

موسم

سمندر سے ہزاروں میل دور اور جنوب مشرق میں پہاڑوں سے گھرے ہوئے ازبکستان کی آب وہوا براعظمی ہے جس میں شدت کی خشکی پائی جاتی ہے۔ براعظمی آب وہوا میں سردی میں شدید سردی اور گرمی کے موسم میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ تاشقند کا جنوری میں اوسط درجہ حرارت 1 ڈگری سنٹی گریڈ، اور بسا اوقات رات میں درجہ حرارت 27 ڈگری سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔ اس کے برعکس جولائی کا اوسط درجہ حرارت 37 ڈگری سنٹی گریڈ اور دن کا درجہ 48 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں سائبیریا سے آنے والی برفیلی ہواؤں کی زد میں آکر ازبکستان کے میدانی، ریگستانی اور پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے کافی نیچا رہتا ہے۔

قدرتی نباتات

ازبکستان کی قدرتی نباتات پر آب وہوا اور ارضی ساخت کا قدرتی نباتات پر گہرا اثر پڑا ہے۔ قزل کم اور کراکم کے ریگستان میں کانٹے دار جھاڑیاں اور ناگ پھنی جیسی نباتات پائی جاتی ہیں۔

فصلیں

ریگستان میں سخت گرمی اور شدید سردی کے سبب فصلیں صرف ان علاقوں میں اگائی جاتی ہیں جہاں سینچائی کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ کپاس، چاول، گیہوں، جو، مکی، الفافا (گھاس)، خربوزے، تربوز، سیب، سنترے، انگور، خوبانی، اخروٹ، بادام، پستہ، سبزیاں، آلو، چقندر، شہتوت وغیرہ یہاں کی خاص فصلیں ہیں۔ فرغانہ وادی دنیا بھر میں کپاس کی کاشت کے لئے مشہور ہے۔

قدرتی وسائل

وسطی ایشیا کے ممالک میں ازبکستان معدنی اعتبار سے کافی خوشحال ہے اور گزشتہ پچاس برسوں میں یہاں کافی صنعتی ترقی ہوئی ہے۔ بخارا اور غزلی شہروں کے پاس قدرتی گیس کے بھاری بھنڈار ہیں۔ غزلی کی قدرتی گیس کی بناء پر قریب میں نوائی (Navoi) نام کا صنعتی شہر آباد کیا گیا ہے جس میں کیمیائی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق ازبکستان میں ہر سال پچاس کروڑ مکعب میٹر قدرتی گیس نکالی جاتی ہے۔

مغرغانہ کے قرب وجوار میں واقع تیان شان کی پہاڑیوں میں کوئلہ بھی نکالا جاتا ہے۔ اس کوئلہ سے بجلی تیار کر کے صنعتی مراکز اور گھریلو استعمال کے لئے سپلائی کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں تاشقند کے قریب تانبہ، سیسہ، جست، دستیاب ہیں۔ زراعت پر مبنی صنعتوں میں سوتی، اونی، ریشمی کپڑا تیار کرنا، قالین اور نمدے بنانا، قراقلی ٹوپیاں بنانا، چمڑے کا سامان تیار کرنا، پھلوں کو صاف کر کے ڈبوں میں بند کرنا اور مشروبات تیار کرنا ہے۔ تاشقند، بخارا، سمرقند، کوقند اور خیوہ کے قالین دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

تاشقند

ازبکستان کے دارالخلافہ تاشقند کی آبادی تقریباً بیس لاکھ ہے۔ یہ شہر ساتویں صدی میں آباد کیا گیا تھا اور وسطی ایشیا میں چین سے جنوب مغربی ایشیا اور یورپ کے ممالک کو جانے والے تاجروں کے لئے ٹھہرنے اور تجارت کرنے کا خاص مقام تھا۔ یہ مسلمان حکمرانوں کا دارالخلافہ بھی رہا۔ 1865ء میں۔

تاشقند کی از سرِ نو تعمیر کی گئی جس کی خوبصورت عمارتیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ اس علاقہ میں اکثر زلزلے آتے ہیں جن کی زد میں آکر تاشقند شہر کو کئی مرتبہ بھاری نقصان پہنچا۔ 1966ء کے زلزلے میں تاشقند کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا تھا۔

ترکمانستان

جغرافیائی حیثیت

ترکمانستان کو ترکمانیا بھی کہتے ہیں۔ روس کے زیر اثر آنے سے پہلے یہ روسی ترکستان کا ایک علاقہ تھا۔ نومبر 1991ء میں ترکمانستان ایک آزاد خودمختار ملک بن گیا۔ بحیرۂ کیسپئن کے مشرق میں واقع یہ ملک شمال مغرب میں قزاقستان، شمال مشرق اور ازبکستان مشرق میں تاجکستان، جنوب مشرق میں افغانستان اور جنوب میں اسلامی جمہوریہ ایران سے گھرا ہوا ہے۔ ترکمانستان کا رقبہ تقریباً 488,000 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً 30 لاکھ ہے۔ شہری اور دیہی آبادی کا تناسب بالترتیب 48 اور 52 ہے۔ ان کی زبان ترکی ہے اور آبادی میں دو فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کی اوسط عمر 60 سال ہے۔

طبعی ساخت اور ارضی خدوخال

طبعی ساخت اور ارضی خدوخال کے اعتبار سے ترکمانستان کے جنوب مغربی حصے میں کوپٹ اداغ (چٹیل خشک پہاڑ) ہیں جو اس کو ایران سے الگ کرتے ہیں۔ کوپٹ داغ کی اونچائی 2264 میٹر تک ہے۔ جنوبی مشرقی حصے میں ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ ہے۔ باقی ملک کے بیشتر حصے میں کراکم کا ریگستان پھیلا ہوا ہے۔ کراکم ریگستان کی ریت کالے رنگ کی ہے اور دور دراز علاقے میں پھیلے ہوئے سیاہ رنگ کے ریت کے ٹیلے جن کو برخان بھی کہتے ہیں ہولناک منظر پیش کرتے ہیں۔

آب وہوا

ترکمانستان کی آب وہوا براعظمی ہے یعنی یہاں گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں کڑی سردی ہوتی ہے۔ اشک آباد (دارالخلافہ) میں جولائی کا اوسط درجہ حرارت 32 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے لیکن دن کا درجہ حرارت بسا اوقات 47 ڈگری سنٹی گریڈ کو پار کر جاتا

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں

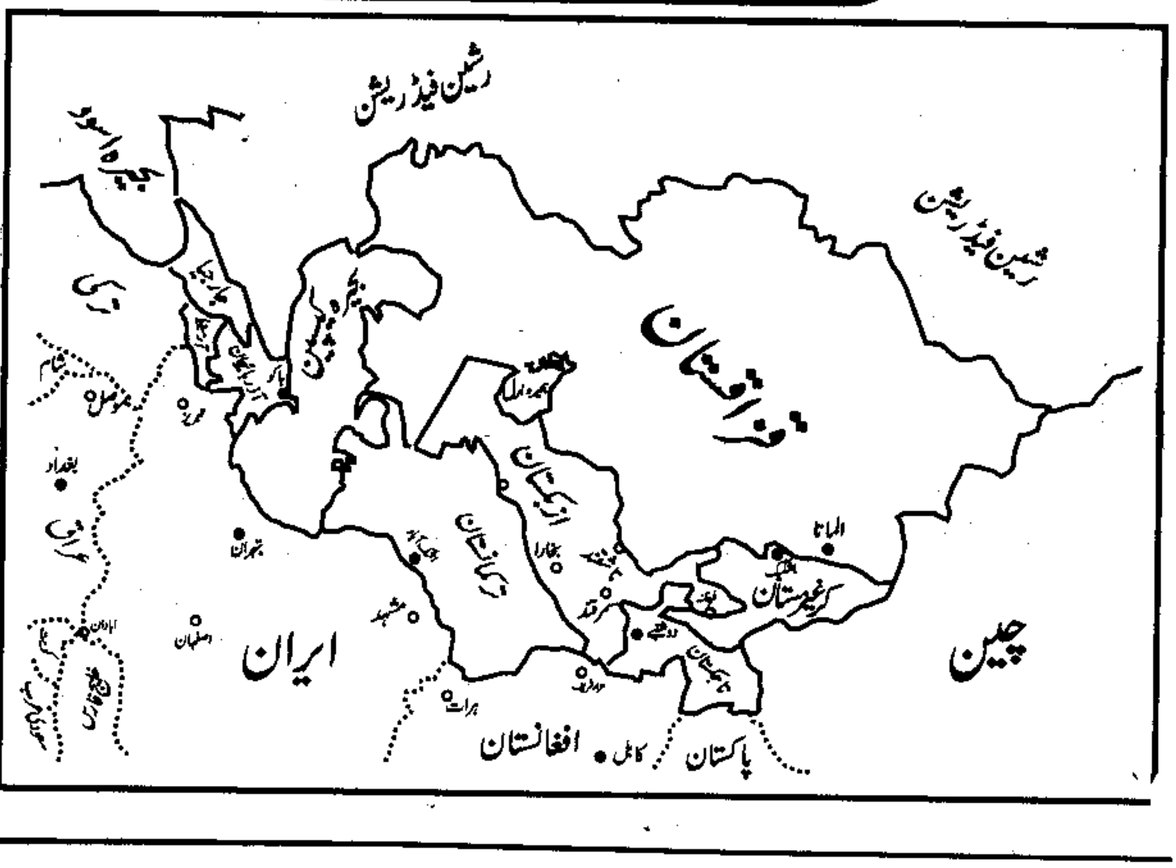

ہے۔ راتیں البتہ خوشگوار ہوتی ہیں۔

معدنیات

ترکمانیا میں پٹرولیم اور قدرتی گیس کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں۔ یہاں تیرہویں صدی سے کنویں کھود کر پٹرولیم حاصل کیا جارہا ہے۔ بحیرۂ کیسپین کے مشرقی ساحل پر واقع چیلی کن Cheleken کے مقام پر 1870ء میں پہلا تیل کا کنواں برمایا گیا تھا۔ نبیت داغ Nebit- Dag میں تیل کے بھاری ذخائر ہیں (ترکمانی زبان میں نبیت کے معنی تیل کے ہیں)۔ زادنو کے ساحل سے 17 کلومیٹر کی دوری پر بحیرۂ کیسپین میں بھی تیل کے کنویں برمائے گئے ہیں۔ ترکمانیا میں ہر سال تقریباً دو کروڑ ٹن پٹرولیم نکالا جاتا ہے۔

ملک کے دارالخلافہ عشق آباد کی آبادی تقریباً چار لاکھ ہے۔ یہ شہر 1881ء میں روسیوں نے ایک ملٹری چھاؤنی کے طور پر بسایا تھا جس کا نام پولٹورسک (Poltoratsk) تھا لیکن بعد میں اس کو عشق آباد کا نام دیا گیا۔ 1948ء کے زلزلے میں یہ شہر پوری طرح برباد ہو گیا تھا۔

تاجکستان

سوویت یونین کا نومبر 1991ء میں جب شیرازہ بکھرا تو تاجکستان نے بھی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ وسطی ایشیا کے مسلم ممالک میں تاجکستان سب سے چھوٹا ملک ہے جس کا رقبہ صرف 14300 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی کل آبادی 35 لاکھ کے آس پاس ہے۔

جغرافیائی حیثیت

تاجکستان شمال میں ازبکستان اور کرگیزیا سے گھرا ہوا ہے۔ اس کی مغربی سرحد پر ازبکستان واقع ہے جب کہ جنوب میں افغانستان سے اس کی سرحد ملتی ہے۔ مشرق میں چین کا صوبہ سنکیانگ پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کی سرحدیں بھی تاجکستان کے بہت قریب ہیں۔

آبادی کی کثافت

یہاں کی آبادی کی کثافت 23 آدمی فی مربع کلومیٹر ہے اور شہری آبادی کا تناسب 38 فیصد ہے باقی 62 فیصد آبادی دیہی بستیوں میں رہتی ہے۔ آبادی میں تقریباً دو فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یوں تو تاجکستان میں تاجک، ازبک، تاتاری، کرگیز، ترک، قزاخ، یہودی، یوکرینی اور روسی لوگ آباد ہیں۔ تاہم کل آبادی کا تقریباً ساٹھ فیصد حصہ تاجک لوگوں کا ہے۔ 23 فیصدی ازبک، 11 فیصدی روسی، 3 فیصدی تاتاری نسل کے لوگ آباد ہیں۔ تاجک لوگوں کا تعلق ایرانی نسل سے ہے۔ یہ لوگ دری زبان بولتے ہیں جو قدیم فارسی سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔

آب وہوا

تاجکستان نسبتاً ایک پہاڑی ملک ہے۔ جنوب اور مشرق میں واقع پامیر اور تیان شان اور جنوب مغرب میں واقع ہندوکش پہاڑ کا اس کی آب ہوا پر گہرا اثر پڑا ہے۔ تاجکستان میں گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور سردیوں میں شدید سردی ہوتی ہے۔ جولائی کے مہینے میں دوشنبہ کا اوسط درجہ حرارت 31 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ جنوری کے مہینے میں اوسط درجہ حرارت نقطۂ انجماد کے آس پاس رہتا ہے اور بسا اوقات درجہ حرارت 15 ڈگری سنٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔

فصلیں

کپاس، مکا، گیہوں، ترش پھل، سیب، سنترے، انگور، خوبانی، اخروٹ، بادام، پستہ، القافا (گھاس)، چقندر، السی وغیرہ یہاں کی خاص فصلیں ہیں۔ سال میں عموماً صرف ایک فصل اگائی جاتی ہے۔

معدنیات

تاجکستان میں بنیادی معدنیات یعنی لوہے اور کوئلے کی کمی ہے۔ دوشنبہ کے جنوب میں قدرتی گیس کے ذخائر موجود ہیں جن سے گیس نکالی جارہی ہے۔ کوراما پہاڑیوں سے یورینیم نکالا جاتا ہے۔

قزاقستان

قزاقستان وسطی ایشیا کا سب سے بڑا مسلم ملک ہے جو 2717,000 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ نومبر 1991ء میں سوویت روس کا شیرازہ بکھرنے کے بعد قزاقستان ایک خودمختار ملک کی شکل میں وجود میں آیا۔ قزاقستان کے شمال میں روس کا سائبیریائی علاقہ، مشرق میں چین، جنوب میں کرگیزیا، ازبکستان اور ترکمانیا اور مغرب میں بحیرۂ کیسپین اور روس کا والگا کا علاقہ پھیلا ہوا ہے۔

آٹھویں صدی سے لے کر اٹھارہویں صدی تک قزاقستان پر مسلمانوں کی حکومت رہی لیکن اٹھارویں صدی کے اواخر میں تاتاریوں کو شکست دے کر اس علاقہ پر روسیوں نے اپنا اقتدار قائم کیا۔ 1920ء سے لے کر 1934ء تک قزاقستان کے مسلمانوں پر بے حد ظلم وستم ہوا۔ سٹالن کے دور میں لاکھوں زمیندار مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ان کی اراضی اور ملکیت کو سرکاری فارم میں تبدیل کر دیا گیا۔

جغرافیائی حیثیت

اراضی خدوخال کے اعتبار سے قزاقستان کے مغرب میں کیسپین ساگر کے قرب وجوار کا سینکڑوں کلومیٹر تک کا علاقہ سطح سمندر سے 28 میٹر نیچا ہے۔ مشرق میں چین کی سرحد پر الٹائی اور تیان شان کے بلند پہاڑی سلسلے ہیں۔ تان شان کے پہاڑوں میں پوبیدا چوٹی (Pobeda Penk) اور کاراتاؤ (KaraTau) چوٹی سطح سمندر سے بالترتیب 7439 میٹر اور 2176 میٹر اونچی ہیں۔ یہ چوٹیاں گرمی کے موسم میں بھی برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

آب وہوا

قزاقستان کی آب وہوا براعظمی ہے یعنی سردیوں میں کڑی سردی اور گرمیوں میں شدید گرمی پڑتی ہے۔ سر دریا کے کنارے قزل اوضا مقام پر جولائی کا اوسط درجہ حرارت 25 ڈگری سنٹی گریڈ اور جنوری میں اوسط درجہ حرارت 10 ڈگری سنٹی گریڈ رہتا ہے۔

آبادی

قزاقستان کو سوویت روس میں ملانے کے بعد اس کی آبادی میں زبردست تبدیلی آئی۔ بہت سے روسی، جرمن، یوکرینی اور بیلوروسی یہاں لا کر بسا دیئے گئے۔ نتیجتاً قزاقستان میں قزاخ لوگ اقلیت میں ہیں۔ ملک کی کل آبادی کا صرف 34 فیصد قزاخ ہے جب کہ روسیوں کی آبادی 42 فیصدی ہے۔ باقی آبادی میں یوکرینی 7 فیصد اور جرمن 6 فیصدی ہیں۔ دو فیصد تاتاری، دو فیصد ازبک اور دو فیصد بیلوروسی نسل کے لوگ یہاں کی آبادی کا جز ہیں۔ قزاقستان کی کل آبادی تقریباً ڈیڑھ کروڑ ہے۔

فصلیں اور پھل

کپاس، گیہوں، جو، چاول، چقندر، سورج مکھی، السی، تلہن، سیب، سنترے، لیمو، انگور، اخروٹ، بادام، آلو سبزیاں اور گھاس وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ قزاقستان کا صرف 16 فیصد رقبہ قابل کاشت ہے۔ 70 فیصد زمین پر پہاڑ اور گھاس کے میدان ہیں۔ اور باقی 14 فیصد رقبے پر ریگستان پھیلے ہوئے ہیں۔

سرندی کے زیریں حصے کے نخلستانوں میں تمباکو اور چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔ الما تا کے آس پاس سیب، سنترے اور انگور کے باغیچے ہیں۔ ماہرین کی رائے ہے کہ سیب دنیا میں سب سے پہلے الما تا کے آس پاس ہی اگا تھا۔

معدنیات

معدنیات کے معاملے میں قزاقستان ایک امیر ملک ہے۔ یہاں کوئلہ، لوہا، تیل، تانبہ، سیسہ، جست، سونا، چاندی، کرومیم، فاسفیٹ، بوریکس، سوڈیم، ایس بیٹس کے بھارے ذخیرے ہیں۔ قزاقستان کا دوسرا اہم معدن پٹرولیم ہے۔ دیگر معدنیات میں میگنیز، کرومیم، سونا، چاندی، تانبہ، جست، سیسہ، فاسفیٹ، بوریکس، سوڈیم، یورینیم، نمک وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

تھا اس کی آخری قسط خاکسار کے لندن جانے سے کئی ہفتے قبل شائع ہو چکی تھی۔ لیکن حضور کی یادداشت ایسی حیرت انگیز تھی کہ یہ بات حضور کے ذہن میں تازہ رہی اور حضور نے اس کا اظہار فرما کر خاکسار کے لئے حوصلہ افزائی اور شادمانی کا سامان پیدا فرما دیا۔

الحمدللہ اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی توفیق ملی اور حضور انور کے روح پرور بیانات سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ

حضور کی خدمت میں خط عرض کرنے کا سلسلہ تو اہتمام سے جاری رہا جو ایک دو سال سے Fax کی شکل اختیار کر گیا تھا چونکہ حضور کو جماعت عالمگیر کی طرف سے دنیا بھر سے ہزاروں خطوط اور Faxes موصول ہوتے تھے اور کچھ عرصہ سے حضور کی طبیعت کچھ کمزور رہتی تھی اس لئے بسا اوقات پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور کی

ہدایت اور ارشاد کے مطابق خطوط کا جواب ارسال کرتے تھے خاکسار اس سال (2003ء) کے آغاز پر شدید کھانسی اور انفیکشن کے باعث بہت علیل ہو گیا۔ علاج کے ساتھ ساتھ حضور انور کی خدمت میں بذریعہ Fax دعا کی درخواست کی۔ اس کا جواب مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے 16 جنوری کو تحریر فرمایا۔ خط میں مرقوم تھا:

''آپ کا خط ملا حضور انور نے ملاحظہ فرمالیا ہے، اور آپ کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی ہے اور عیادت بھی کی ہے''

یہ الفاظ پڑھ کر خاکسار پر رقت وگداز کی کیفیت طاری ہو گئی کہ حضور انور نے اپنے خادم کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ عیادت بھی فرمائی ہے۔ وہ کتنا مہربان اور غمگسار آقا تھا کہ اپنے خدام کے لئے ایسے دردمندانہ جذبات رکھتا تھا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار

آخر شد!

خاکسار بڑے اشتیاق سے حضور کے خط کا انتظار کر رہا تھا مگر ادھر سے جواب موصول نہ ہوا........ اور 19 اپریل کو ہم سب کے بے حد پیارے امام شادکام اس طرح رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے کہ نفس مطمئنہ کا اس سے بڑھ کر کیا مفہوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے کو نہ کسی جسمانی تکلیف کا احساس ہونے دیا اور نہ ہی جماعت کے لئے آپ کو کسی پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت سے دوچار ہونے دیا۔ لیکن اس اچانک جدائی کے غم میں ہر فرد جماعت چشم اشکبار اور باحال زار یہی محسوس کرتا ہے کہ:

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

سارے اوقات دین حق کیلئے

ہر احمدی اس بات کی دل وجان سے گواہی دے سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رات دن اشاعت دین حق اور تربیت جماعت عالمگیر کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے فقط MTA کے پروگراموں کی مصروفیت پر غور کریں تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ کس طرح آپ نے MTA کو مختلف النوع پروگراموں کے خزانے دے

دیئے ہیں۔ جن میں علم اور معرفت، ادب اور فصاحت، منطق اور دانش، اور تراجم اور تدریس کے ان گنت اور انمول لعل و جواہر کے انبار لگے ہیں۔

الغرض آپ کی حیات بامراد تا وفات یہ نقشہ دکھاتی دیتا ہے!

قدم قدم پہ اجالوں کی بارشیں ہوں گی
جلائے مشعل جاں ہم جہاں سے گزریں گے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا محمد اعظیم اکسیر صاحب قائد اصلاح و ارشاد انصاراللہ پاکستان اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع جھنگ کے چھوٹے بھائی مکرم حمید احمد صاحب بعمر 50 سال مورخہ 2 نومبر 2003ء بروز اتوار بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مکرم رانا محمد اکرم صاحب مربی ضلع جھنگ نے پڑھایا اور تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے چھوڑے ہیں۔ مرحوم مخلص اور جماعتی کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان داخلہ

ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 24 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 5 نومبر۔

سکول آف فزیوتھراپی میوہسپتال نے بی ایس سی فزیوتھراپی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 28 نومبر۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم طارق بشیر صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر خاور منصور صاحب سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤ الدین مقیم لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 ستمبر 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام کاشر منصور عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر منصور احمد صاحب مرحوم آف گجرات کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

AACP لاہور کا کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدیہ کمپیوٹر پروفیشنلز لاہور مجلس کا پہلا سالانہ کنونشن 31۔ اگست 2003ء کو منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین ایسوسی ایشن کی صدارت میں ہوا۔ عمیر احمد ملک صاحب صدر مجلس لاہور کے ابتدائی کلمات کے بعد مکرم شیخ جہانگیر احمد نے Network Security مکرم ہمایوں حفیظ نے Microsoft Framework مکرم نائیل محمود صاحب نے Broad band & Wireless ٹیکنالوجی اور عدنان ظفر صاحب نے New Industry Trends کے موضوع پر لیکچرز دیئے۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن ایسوسی ایشن نے کی۔ مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب نے جدید ایجادات کے بارہ میں قرآنی پیشگوئیاں اور قرآن سے راہنمائی لینے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش کا تذکرہ کیا۔ پیٹرن ایسوسی ایشن کے اختتامی خطاب کے بعد دعا سے قبل مقررین مہمان خصوصی اور منتظمین کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئیں۔ اس کنونشن میں جو صبح 9:30 سے شام 4:30 بجے تک منعقد ہوا۔ 120 ممبران نے شرکت کی۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالشکور صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جو کہ ان دنوں بغرض علاج لندن میں مقیم تھیں یکم نومبر 2003ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ لجنہ کی ایک فعال کارکن اور ہر دلعزیز شخصیت تھیں۔ آپ مکرم ماسٹر اللہ داد خان صاحب سابق صدر جماعت ننکانہ کی بیٹی اور مکرم رانا عبدالکریم صاحب سابق صدر جماعت وحدت کالونی لاہور کی بہو تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ 5 نومبر کی صبح لاہور پہنچا اقبال ٹاؤن میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد عصر بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں داخل فرماوے اور مرحومہ کے لواحقین خصوصاً ضعیف العمر والد اور اکلوتی بیٹی کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

یورپی مسلمان مزاحمت کیلئے عراق جارہے ہیں ڈنمارک کی انٹیلی جنس ایجنسی کے سربراہ نے کہا ہے کہ یورپی مسلمان عراق پر امریکی قبضے کے شدید مخالف ہیں اور امریکہ کے خلاف مزاحمت کیلئے عراق جا رہے ہیں۔ جس کے باعث اتحادیوں پر حملوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق جانے والے زیادہ تر یورپی نوجوان مسلمان ہیں ان کی فوجی ٹریننگ ہے نہ القاعدہ سے تعلق۔ انفرادی گروپ کی صورت میں عراق پہنچ رہے ہیں۔

حفاظتی اقدامات میں غفلت بغداد میں حفاظتی اقدامات میں غفلت برتنے پر اقوام متحدہ کے دو اہلکار برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تحقیقاتی ٹیم نے 19۔ اگست کو بغداد میں اپنے مشن پر ہونے والے حملے کی ذمہ داری سینئر اہلکار پر عائد کی تھی۔ جبری رخصت پر بھیجے جانے والوں میں مشن کے قائمقام سربراہ اور اقوام متحدہ کے سیکورٹی چیف شامل ہیں۔

کشمیر اور فلسطین کے مسائل عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے ڈپٹی ڈائریکٹر پیٹر ہیلر نے صنعتی ممالک پر زور دیا ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے مسائل حل کرائیں۔ یہ مسائل حل ہو جائیں تو یہ خطے ترقی کر سکتے ہیں۔

صدام حسین جلد گرفتار کر لئے جائیں گے امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ صدام حسین عراق میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ مگر امریکی فوج انہیں جلد گرفتار کر لے گی۔ عراق میں ہونے والے حملوں سے گھبرا کر نہیں بھاگیں گے۔ ہمارے فوجیوں نے امریکہ کو محفوظ بنانے کیلئے قربانیاں دی ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ موجودہ حالات میں اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو عراق بھیجنا ٹھیک نہیں۔ امریکی ماہرین ان سے بہتر کام کر رہے ہیں۔

کردوں کی حمایت امریکہ میں ترکی کے سفیر عثمان فرخ نے کہا ہے کہ امریکہ عراقی کردوں کی غیر ضروری مدد کر رہا ہے۔ جس سے کرد ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ امریکہ کی حوصلہ افزائی کے باعث کرد ترکی کیلئے خطرہ بن سکتے ہیں جس سے مستقبل میں خوفناک نتائج برآمد ہونگے۔ ترک وزیر دفاع نے کہا کہ ہمیں کردوں کی طرف سے خطرے کا ذرا بھی احساس ہوا تو اپنی فوج کو حرکت میں لانے سے گریز نہیں کرینگے۔

لڑائی بند کرنے کی مہلت لائبیریا میں اقوام متحدہ نے باغیوں اور سرکاری فوج کو لڑائی بند کرنے کیلئے 48 گھنٹے کی مہلت دی ہے۔

صومالیہ میں تربیت حاصل کرنے والے دہشت گرد اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کینیا میں ہوٹل اور مسافر جہاز پر حملہ کرنے والے القاعدہ کے دہشت گردوں نے تربیت، منصوبہ بندی اور ہتھیار ہمسایہ ملک صومالیہ سے حاصل کئے اور حملہ کر کے صومالیہ واپس چلے گئے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ سے امریکہ کے ان خدشات کو تقویت ملتی ہے کہ صومالیہ دہشت گردوں کی جنت بن سکتا ہے۔

چیچنیا میں مجاہدین کے حملے چیچنیا میں جنگجوؤں نے مختلف حملوں میں 9 روسی فوجی ہلاک اور 7 زخمی کر دیئے جبکہ دو چیچن جنگجو بھی جاں بحق ہو گئے۔ حملہ ایک قافلے پر کیا گیا جس سے 6 فوجی اور بارودی سرنگ کے دھماکے میں 3 فوجی ہلاک ہوئے 5۔ افراد کو گرفتار کر لیا۔

امریکہ کی ایران کو سنگین نتائج کی دھمکی امریکہ نے ایٹمی پروگرام کے معائنہ کے سلسلہ میں ایران کو عدم تعاون پر سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔ ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ معاہدے کا رکن ہونے کے ناطے بین الاقوامی ادارہ ایٹمی توانائی سے مکمل تعاون ایران کا فرض ہے ورنہ اس کے لئے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کے بارے میں خدشات دور کرنے کیلئے رپورٹ کی تیاری میں ایران کا عدم تعاون شک و شبہات کو جنم دے گا۔

فلسطینی کابینہ کی تشکیل نہ ہو سکی فلسطینی صدر یاسر عرفات کی طرف سے وزیراعظم احمد قریع کو نئی کابینہ کی تشکیل کیلئے دی جانے والی ڈیڈ لائن ختم ہو گئی اور نئی فلسطینی کابینہ کا قیام عمل میں نہ آ سکا۔

امریکہ نے باڑ لگانے سے روک دیا امریکہ نے اسرائیل کو باڑ لگانے سے روک دیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم شیرون فلسطینی وزیراعظم سے ملاقات پر رضامند ہو گئے۔ ترجمان امریکی محکمہ خارجہ نے کہا کہ باڑ کی تعمیر ضروری ہے۔ اسرائیل کو قرضوں کی فراہمی میں کمی کر دینگے۔ فلسطینی انتظامیہ شدت پسندوں کو غیر مسلح کرے۔

کابل میں بم دھماکہ کابل میں دو امدادی اداروں کے دفاتر کے قریب بم دھماکہ میں ایک عمارت تباہ ہو گئی۔ اور دوسری کو نقصان پہنچا۔ جلال آباد ائرپورٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ طالبان نے ترک انجینئر حسن اونائی کے عوض جیل میں قید اپنے ساتھیوں کی رہائی کیلئے دو دن کی ڈیڈ لائن دے دی ناروے نے افغانستان فوج بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔

اپنی پروڈکٹس کو یہاں ADVERTISE کریں۔
PROMOTE YOUR BUSINESS
N.H.A. REGISTERED
OUTDOOR ADVERTISER
RABWAH-FAISALABAD
SRGD - 04524-211334
LAHORE: 042-6684900
ہر قسم کے ڈیجیٹل کمپیوٹرائزڈ فلیکس اور سائن بورڈ بنوائیں، ڈیزائن آپ کی پسند کے عین مطابق۔
CONTACT:
AHMED Packages
H.O. RAWALPINDI CANTT.
051-5464412-5478737

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
جمعہ	7۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
جمعہ	7۔نومبر	افطار	5-17
ہفتہ	8۔نومبر	انتہائے سحر	5-06
ہفتہ	8۔نومبر	طلوع آفتاب	6-28

چین کے ساتھ دفاعی تعاون کا بہت فائدہ ملے گا

صدر جنرل مشرف جنوبی کوریا کے دو دن کے سرکاری دورے پر سیول پہنچ گئے ہیں۔ صدر نے جنوبی کوریا کے صدر روموہیون اور قومی اسمبلی کے سپیکر سے ملاقات کی۔ جس میں دوطرفہ تعلقات میں اضافے کے لئے اقدامات پر غور کیا گیا۔ سیول روانگی سے قبل بیجنگ ائرپورٹ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر نے اپنے دورہ چین کو انتہائی کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کی ٹھوس بنیادیں رکھ دی ہیں۔ چینی قیادت سے تفصیلی بات چیت کے مستقبل میں انتہائی مفید نتائج سامنے آئیں گے۔ ہم نے دفاعی شعبے میں تعاون کے لئے مفید بات چیت کی ہے۔ جس کا پاکستان کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

مسئلہ کشمیر کا واحد حل غیر مشروط مذاکرات ہیں

وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر سمیت تمام اہم مسائل کے حل کیلئے بھارت سے نتیجہ خیز مذاکرات چاہتا ہے۔ لندن میں برطانوی پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غیر مشروط مذاکرات مسئلہ کشمیر کا واحد حل ہیں۔ جنوبی ایشیا میں اقتصادی ترقی اور خوشحالی کیلئے امن استحکام ضروری ہے۔ پاکستانی وزیر خارجہ نے برطانوی ارکان پارلیمنٹ کے کشمیر، پاک بھارت تعلقات، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور دیگر مختلف امور کے بارے میں بتایا اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی فورمز پر اٹھاتا رہے گا۔ کیونکہ یہ ایک بین الاقوامی تنازعہ ہے اور اسے صرف جموں و کشمیر کے عوام کی امنگوں کے مطابق ہی حل کیا جاسکتا ہے۔

جاوید ہاشمی کے مقدمہ کا ریکارڈ پیش کیا جائے

لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے مسٹر جسٹس منصور احمد نے اے آر ڈی کے سربراہ مخدوم جاوید ہاشمی کی گرفتاری اور حبس بیجا کے خلاف دائر کی گئی رٹ پٹیشن کے بارے میں فیصلہ سناتے ہوئے سرکار کو ہدایت کی کہ ایف آئی آر کی نقل اور ماتحت عدالت کے پرچہ ریمانڈ کی کاپیاں عدالت میں پیش کی جائیں۔ یہ کاپیاں 10 نومبر تک عدالت میں پیش کی جائیں جبکہ اس رٹ کے بارے میں مزید سماعت 10 نومبر تک کے لئے ملتوی کردی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ مقدمہ کی ایف آئی آر عدالت میں پیش کی گئی نہ ریکارڈ مہیا کیا گیا۔ استغاثہ کی کارروائی سے مطمئن نہیں ہوں۔

شہباز شریف نے وطن واپسی کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا

مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں شہباز شریف نے پاکستان واپس آنے کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا ہے۔ میاں شہباز شریف کی طرف سے جسٹس (ر) ملک عبدالقیوم کی وساطت سے سپریم کورٹ کے روبرو براہ راست اپیل دائر کی گئی۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت اپیل کنندہ سے خائف ہے اس لئے کسی بھی وجہ کے بغیر انہیں اپنے ملک واپس آنے نہیں دیا جارہا جبکہ آئین کے تحت ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملک واپس آئے۔ اپیل کنندہ کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ ہے اور نہ ہی وہ سزا یافتہ ہیں مگر حکومت پاکستان نے انہیں زبردستی ملک سے باہر نکال دیا۔ اپیل کنندہ پاکستان آکر عدالت میں پیش ہونا چاہتا ہے مگر اسے وطن واپس آنے نہیں دیا جارہا۔ اپیل کنندہ نے اس مقصد کیلئے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا مگر ہائی کورٹ نے ان کی درخواست ہی نہیں سنی۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس راجہ جہانگیر نے قرار دیا کہ شہباز شریف جب تک خود کو عدالت کے روبرو سرنڈر نہیں کرتے ہائی کورٹ ان کی داد رسی نہیں کرسکتی۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ اس درخواست کا اس لئے فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جب تک درخواست گزار خود کو متعلقہ عدالت کے سامنے سرنڈر نہ کریں۔

5 کروڑ افراد غربت کی حد سے نیچے چلے گئے

پاکستان میں 5 کروڑ افراد غربت کی حد سے نیچے چلے گئے ہیں۔ یعنی پاکستان کا ہر تیسرا شخص اقتصادی بدحالی سے دوچار ہے۔ بیت المال کاروبار کیلئے دس سے 50 ہزار روپے تک قرض دیتا ہے مالیاتی ڈسپلن تو قائم ہوا ہے لیکن سرمایہ کاری نہیں ہو سکی۔ صنعتوں کا دائرہ وسیع ہونے کی بجائے محدود ہوگیا ہے۔ 2005ء میں عالمی تجارتی تنظیم کی عالمگیریت سے پہلے پہلے پاکستان کو کچھ سنجیدہ اقدامات کرنے ہونگے۔ غربت کے خاتمے کیلئے حکومت کی جانب سے بہت سی سکیمیں جاری کی گئیں۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، ملتان اور کوئٹہ سے جنگ کے نمائندوں کی تحقیق اور متعلقہ اداروں اور حکام سے انٹرویوز کے نتیجہ میں یہ تاثر پایا گیا ہے کہ سرکاری شعبوں میں یہ فرض پوری توجہ سے ادا نہیں کیا جارہا۔

لاہور ہائی کورٹ کے ریکارڈ روم میں آگ

لاہور ہائی کورٹ کے ریکارڈ روم میں پراسرار طور پر آگ بھڑک اٹھی۔ جس سے ہزاروں فائلیں جل گئیں۔ اور پوری عمارت میں دھواں پھیل گیا۔ فائر بریگیڈ نے ایک گھنٹہ کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ چیف جسٹس نے انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا ہے کہ آگ لگنے کی وجوہ کا جائزہ لے رہا ہوں۔ ریکارڈ روم میں 1956ء سے اب تک کا ریکارڈ تھا۔

انتہاپسندی کے خاتمے کیلئے سیاسی تنازعات کا حل ضروری ہے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ دنیا میں انتہاپسندی کے خاتمے کیلئے تمام سیاسی تنازعوں کا حل لازمی ہے۔ پاکستان مسلم امہ کی بہتری اور دنیا میں قیام امن کیلئے اسلامی کانفرنس تنظیم کو منظم کرنے میں تعاون کرے گا۔ انہوں نے اپنے چین کے دورے کو انتہائی کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس دورے سے دونوں دوست ممالک کے درمیان تعلقات مزید مستحکم ہونگے۔

لندن میں پاکستانی سفارتخانے میں جاسوسی آلات نصب کرنے کی کوشش

برطانوی اخبار ڈیلی ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ کی خفیہ ایجنسی ایم آئی 5 نے گزشتہ برس لندن میں پاکستانی سفارتخانے میں جاسوسی آلات نصب کرنے کی کوشش کی اس مقصد کیلئے چار ٹھیکیداروں کی مدد سے ہائی کمیشن کی عمارت کے رازوں تک رسائی کیلئے حساس آلات لگائے جانا تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایم آئی 5 اس مشن کے کوڈوں تک بھی رسائی چاہتی تھی جس کے ذریعے خفیہ سفارتی پیغامات بھیجے اور وصول کئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں سرمایہ کاری کے روشن امکانات

صدر مشرف نے جنوبی کوریا کے تاجروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کے بڑے روشن امکانات ہیں ٹیکسٹائل کے شعبوں میں باہمی تعاون دونوں ملکوں کی معیشتوں میں بڑی پیش رفت کا ذریعہ بن سکتا ہے ادھر جنوبی کوریا کے اخبار ہیرالڈ کو انٹرویو کے دوران صدر مشرف شمالی کوریا کو ایٹمی ٹیکنالوجی کی فراہمی کی خبروں کو مسترد کرتے ہوئے شمالی کوریا سے کہا ہے کہ وہ جزیرہ نما کوریا میں پائیدار امن کیلئے اپنا جوہری پروگرام ختم کرے۔

ربوہ چھپائی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

هوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالناصر
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاذ کجی ٹیبل ڈائز۔ کوشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12 - ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ-10۔ ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔ نزد سرکل DHA
فون آفس:- 5740192 موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29